سوال

(33)خون نفاس کی مدت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خون نفاس کی مدت کتنی ہے اور اگر وقفے وقفے سے خون آئے تو شرعی طور پر اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زچگی کے بعد جو خون آتا ہے اسے نفاس کہا جاتا ہے، اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں نفاس والی عورتیں چالیس دن عدت گزارتی تھیں۔[1]

اگر اس سے پہلے طہارت ہو جائے یعنی خون رک جائے تو زچہ کو چاہیے کہ وہ غسل کر کے نماز اور روزہ شروع کر دے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی خواتین کے لیے چالیس کی مدت مقرر کی اگر وہ اس سے قبل طہارت حاصل کر لیں تو الگ بات ہے۔[2]

اس سند کے متعلق محدثین نے کچھ کلام کیا ہے تاہم حافظ بوصیری نے زوائد ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔[3]اگر نفاس والی عورت چالیس دنوں سے پہلے پاک ہو جائے لیکن کچھ دنوں بعد چالیس دنوں کے اندر اسے دوبارہ خون شروع ہو جائے تو اس کے متعلق یہ حکم ہے کہ چالیس دنوں کے اندر تو اسے نفاس ہی سمجھا جائے گا اور اگر چالیس دنوں کے بعد خون جاری ہوتا ہے تو وہ استحاضہ کے حکم میں ہے۔ اگر کسی عورت کو چالیس دن کے بعد تک خون آتا ہے تو اس میں کچھ تفصیل ہے اگر عورت کی عادت پہلے سے ہی چالیس دن سے زائد کی ہے تو وہ اپنی عادت کے مطابق عمل کرے اور اگر پہلے سے اس کی عادت نہیں بلکہ ہنگامی طور پر ایسا ہوا ہے ہمارا رجحان یہ ہے کہ وہ چالیس دن پورے کرنے کے بعد غسل کر کے نماز اور روزہ شروع کر دے۔ کیونکہ وہ اس صورت میں مستحاضہ کے حکم میں ہے۔ اس قسم کا خون عبادات کی ادائیگی میں رکاوٹ کا باعث نہیں ہے۔ واضح رہے کہ کچھ عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ انھیں وضع حمل کے بعد خون آتا ہی نہیں۔ ایسی عورت کو انتظار کی ضرورت نہیں۔ وہ زچگی کے بعد غسل کر کے نماز و روزہ شروع کر دے اگرچہ ایسی عورتیں بہت کم ہوتی ہیں بہر حال انہیں چالیس دن تک انتظار کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔ مسند امام احمد ص:304۔ ج6۔

[2]۔ بیہقی، ص:343،ج1۔

[3]۔ابن ماجہ الطھارۃ:649۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:60

محدث فتویٰ